رأسُ الحِکمَۃِ مَخافَۃُ اللہ (الحدیث)

اللہ کا خوف سب سے بڑی دانائی ہے۔

سلسلہ اشاعت تنظیم دعوت الی الخیر (7)

خوفِ خدا

مرتبہ

امیرِ تنظیم محمد زبیر چشتی

شعبہ نشر و اشاعت

تنظیم دعوت الی الخیر

کتابچہ کا ہدیہ صدقہ جاریہ میں شمولیت کا ذریعہ ہے، لیکن جسے اسکی بھی توفیق نہ ہو مفت طلب فرمائیں۔

تم بہترین امت ہو کہ لوگوں (کی خیر خواہی) کیلئے بھیجے گئے ہو۔ تم نیک کام کرنے کا حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

(ترجمہ آیت ۱۱۰ العمران)

دعوت و تبلیغ

اس پُر فتن دور میں دعوت و تبلیغ دین کی جسقدر ضرورت و اہمیت ہے اس سے کون واقف نہیں ؟ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اُمت مسلمہ جسے دوسروں کی رہنمائی کے لئے برپا کیا گیا تھا آج وہ خود اصلاح طلب ہے۔ دعوت و تبلیغ کا فریضہ امت کے ہر فرد پر عائد ہوتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ امت اسلامیہ کا ہر فرد اپنی اصلاح کرے اور اسلام کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھائے اور تبلیغ دین و اصلاح و فلاح المسلمین کے لئے حتی المقدور جدوجہد کرے۔ مبادا ہمیں اس فرض منصبی سے کوتاہی کے خوفناک نتائج سے دوچار ہونا پڑے جن کی اطلاع مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث کے ذریعہ فرمادی ہے ان میں سے صرف تین ملاحظہ فرمائیے۔

- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لوگو !

اللہ فرماتا ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر (یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع) کرتے رہو مبادا تم پر ایسا وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو۔ تم سوال کرو اور پورا نہ کیا جائے تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ (ابن ماجہ)

- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھاکر فرمایا تم لوگ نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب تم پر مسلط کردیں گے۔ پھر تم دُعا بھی مانگو گے تو قبول نہ ہوگی۔ (ترمذی)

- مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی قوم میں کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ قوم قدرت ہونے کے باوجود اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ کا عذاب مسلط ہوجاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خوفِ خدا

بحمد اللہ تعالیٰ

گذشتہ ماہ تنظیم دعوت الی الخیر کا چھٹا شمارہ بعنوان "نادر خزانہ" تقویٰ و پرہیزگاری کے ضمن میں تحریر کیا گیا تھا، چونکہ تقویٰ کا حصول بغیر خوفِ الٰہی ناممکن ہے لہٰذا ضروری سمجھا کہ ساتواں شمارہ خوفِ خدا کے بارے میں لکھا جائے جس کے بارے میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دانائی کی چوٹی خوفِ خدا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خوفِ خدا ہی تقویٰ کی اصل ہے یوں سمجھئے کہ خوفِ خدا بیج ہے اس بیج سے پھوٹنے والا شجر تقویٰ ہے اور فلاح دارین اس کا پھل ہے۔ خوفِ خدا یا خوفِ آخرت دراصل ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کا منطقی نتیجہ ہے اگر اللہ اور یوم آخرت پر ایمان پختہ و راسخ ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ آدمی محاسبہ اخروی کے تصور سے ہمہ وقت محتاط نہ رہے۔ بدقسمتی سے آج اسلامی معاشرہ میں جسقدر بگاڑ نظر آتا ہے اس کی بڑی وجہ خوفِ خدا کا فقدان ہے اور خوفِ خدا کا فقدان اس وقت ہوگا جب ایمان باللہ ایمان بالآخرت کمزور ہوگا اور ایمان کی کمزوری سے ہی جملہ معاشرتی خرابیاں جنم لیتی ہیں۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم میں سے ہر آدمی خدا سے اس طرح ڈرنے لگ جائے جیسے حق ہے ڈرنے کا تو ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن جائے۔ اللہ رب العزۃ کا ارشاد ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے"۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں اس سے مراد ہے کہ رب تعالیٰ کی ایسی اطاعت کرنا کہ پھر نافرمانی نہ ہو اور اس کی یاد کا ایسا نقشہ دل میں قائم کرنا کہ پھر نسیان واقع نہ ہو اور اس کی اس طرح شکر گذاری کی جائے کہ ہرگز ناشکری کا صدور نہ ہو۔ ایک اور مقام پر نہایت ہی پر اثر انداز میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ "اور اللہ سے ڈرو جس پر

تم ایمان لائے ہو" معلوم ہوا خوف خدا ایمان کا لازمی نتیجہ ہے، جسکے دل میں خوف خدا نہ ہو اُسے اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہیئے۔ سورۃ العمران میں فرمایا
وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم مومن ہو۔۔
معلوم ہوا کہ ایمان و خوف لازم و ملزوم ہیں، اگر ایمان ہوگا تو اللہ کا ڈر بھی ہوگا۔
چونکہ اللہ پر ایمان اس وقت صحیح ہوگا جب اس کی جملہ صفات پر بھی ایمان ہوگا اور اس کی صفات میں اسکی جباریت و قہاریت بھی شامل ہے اور اسکی بے نیازی اور بے پروائی بھی، لہذا ایسی ذات پر کامل ایمان والا بے خوف نہیں رہ سکتا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ غفورُ الرحیم ہونے کے ساتھ ساتھ شدید العقاب بھی ہے وہ منعم بھی ہے اور منتقم بھی۔
وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ" اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے"

عقلمند کون؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُ (فاطر)
"بندوں میں اللہ سے ڈرنے والے اہل علم ہی ہیں،،

(ف) امام غزالیؒ اس آیت مبارکہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ" جو عالم ہونے کا دعویٰ کرے مگر خوف خدا دل میں نہ رکھتا ہو وہ ہرگز عالم نہیں،،
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے سب سے بڑا عالم وہ ہے جو (زیادہ) عقلمند ہے اور (سب سے زیادہ) عقلمند وہ ہے جو اللہ سے (زیادہ) ڈرنے والا ہے
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت احادیث میں بہت احتیاط فرماتے تھے جب کبھی حدیث بیان فرماتے اور زبان سے قالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہوتا تو خوف سے پورا جسم کانپنے لگتا۔ پھر حاضرین کو مخاطب کرکے فرماتے کثرت روایت کا نام علم نہیں بلکہ خدا سے ڈرنے کا نام علم ہے۔

خوف خدا ہدایت و رحمت کا سبب ہے ارشاد رب العزۃ ہے
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ۝ ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں (الاعراف ۱۵۴)

ایک اور جگہ ارشاد ہے

اَلَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَاۗءُ ط (الزمر-۲۳)

جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں پھر ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے دل نرم (ہو کر) یاد خدا کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں، یہی خدا کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

(ف) معلوم ہوا کہ ہدایت یافتہ لوگوں کی یہ علامات ہیں کہ وہ نرم دل، یاد الٰہی میں مگن اور خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

خوف خدا مغفرت کا سبب ہے

سورۃ ملک میں ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ (الملک-۱۲)

جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے"

خوف کا ثمر جنت ہے

اللہ رب العزت کا فرمان ہے

فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی (وَالنّٰزِعٰتِ ۳۴ تا ۴۱)

پس جس کسی نے نافرمانی کی اور دنیا کی زندگی کو سب کچھ جانا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو اپنے رب کے مقام سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روک دیا تو اس کی پناہ گاہ جنت ہے۔

(ف) اللہ کے مقام سے ڈرنے سے مراد علماء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ اللہ کے سامنے جوابدہی کے لئے کھڑے ہونے کو یاد کر کے ڈرتا رہے اور گناہوں سے بچتا رہے۔

سورۃ الرحمٰن میں ارشاد ہوتا ہے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ

" جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کیلئے دو باغ ہیں۔

خوف خدا کی علامات

سورۃ حج میں ارشاد فرمایا۔

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ لا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (الحج - ۳۵) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

(ف) عاجزی و انکساری اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے ایسے لوگوں کی علامت بھی یہ ہے کہ ان پر خوفِ خدا کا اتنا غلبہ رہتا ہے کہ وہ نامِ خدا سے ہی ڈرتے رہتے ہیں ایک اور مقام پر اپنے خاص بندوں کی علامت کے طور پر فرمایا

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ - یعنی اس کی ہیبت سے وہ ڈرتے رہتے ہیں۔

سورۃ الحجرات میں فرمایا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ جو لوگ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں خدا نے ان کے دل تقویٰ کے لئے آزما لئے ہیں۔

(ف) معلوم ہوا کہ خائفین و متقین کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار اور بے حد باادب ہوتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و توقیر اس حد تک بجا لاتے ہیں کہ ان کے حضور اونچی آواز سے گفتگو بھی نہیں کرتے۔

خدا سے ڈرنے والوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ نصیحت جلد پکڑتے ہیں۔ ارشاد ہے

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ○ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○ (الاعلیٰ - ۹ تا ۱۱) نصیحت کرتے رہو جب تک نصیحت نافع ہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت پکڑے گا اور بدبخت پہلو تہی کرے گا۔

(ف) معلوم ہوا نصیحت کا اثر بھی اسے ہی ہوتا ہے جس کے دل میں خوف خدا ہو۔ خوف خدا انسان کو اصلاح کی طرف مائل کرتا ہے اور جو اصلاح کر لے اس کے بارے میں ارشاد ہے۔

فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (الاعراف ۳۵) "جو خدا سے ڈرے اور اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوں گے۔"

ارشاد ہوتا ہے۔
اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ ۔ کیا مومنوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ سے ڈریں ''
(ف) حضرت حسن بصریؒ نے ایک دفعہ ایک محفل میں مندرجہ بالا آیت کی تشریح فرمائی اس محفل میں عتبہ الغلام نامی ایک شخص بھی بیٹھا تھا جو فاسق و فاجر تھا آپ نے کچھ اشعار بھی پڑھے جن کا مطلب یہ ہے۔
(۱) اے اللہ کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے ؟
(۲) نافرمانوں کے لئے پُرشور جہنم ہے اور حشر کے دن اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی ہے۔
(۳) اگر تو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہے ورنہ گناہوں سے رک جا۔
(۴) تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے، اس کے چھڑانے کی کوشش کر۔
یہ سن کر عتبہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہوگیا۔ جب ہوش آیا تو کہنے لگا۔ اے شیخ کیا مجھ بدبخت کی اللہ توبہ قبول کرلے گا آپ نے فرمایا ہاں، درگذر کرنے والا رب توبہ قبول کرلیتا ہے۔ عتبہ نے سچی توبہ کرلی اور اللہ تعالیٰ نے وہ مقام عطاء کردیا کہ جب تلاوت کلام پاک کرتے تو ہر آدمی سننے والا تائب ہو جاتا تھا۔
خوفِ خدا رضائے الٰہی کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ○ (البینۃ - ۸) ''خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہ (صلہ) اس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔
(ف) آخرت کی جملہ نعمتوں سے بڑھکر نعمت رضائے الٰہی ہے اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول کو اللہ تعالیٰ نے خوف و خشیت کے ساتھ خاص کیا ہے۔
بیہقی کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ آیت سنائی
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ ۔ اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر

...لیکم نارا وقودھا الناس والوں کو آتش دوزخ سے بچاؤ جسکا ایندھن انسان
والحجارۃ (التحریم-٦) اور پتھر ہیں" یہ آیت سنانے کے بعد فرمایا دوزخ کی آگ
...جو ایک ہزار سال تک دھونکی گئی تو سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک
سلگائی گئی تو سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک جلائی گئی تو سیاہ ہوگئی اب وہ
سخت سیاہ ہے اور کسی وقت اس کے شعلے تھمتے نہیں (جہنم کا یہ حال سن کر)
آپ کے سامنے ہی ایک بزرگ حبشی صحابیؓ بیٹھے تھے ان کی چیخ نکل گئی اور بلبلا کر
رونے لگے یہاں تک کہ بے ہوش ہوگئے۔ اسی وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے
اور پوچھا آپ کے سامنے رونے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک حبشی شخص
ہیں اور ہیں بڑے نیک شخص جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
مجھے اپنی عزت کی قسم اپنے جلال کی قسم اور اس بلندی کی قسم جو عرش عظیم پر ہے
کہ میرے جس بندے کی آنکھ میرے خوف سے روتے گی میں ہمیشہ اُسے
جنت الفردوس میں ہنستا ہوا رکھوں گا حاکم کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
اس شخص کے پاس تشریف لائے اس کے دل پر ہاتھ رکھا دل متحرک تھا حضور علیہ السلام
نے اس سے فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہو انہوں نے کلمہ پڑھا آپ نے جنت کی
بشارت دی۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ بشارت صرف اس کے لئے ہے یا ہم سب کے لئے
آپ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا ذٰلِکَ لِمَنۡ خَافَ مَقَامِیۡ وَخَافَ
وَعِیۡدِ۔ یہ اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے کا ڈر اپنے دل میں رکھے
اور میری ڈراونی دھمکیوں سے خوفزدہ رہے (خواہ کوئی بھی ہو)

بے خوف دل حضرت ابو سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ "جس دل سے خوف
علیحدہ ہوتا ہے وہ خراب ہو جاتا ہے"۔ ایسا دل جس میں خوف خدا نہ ہو اس
سے تو پتھر ہی بہتر ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔
وَاِنَّ مِنَ الۡحِجَارَۃِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنۡہُ اور پتھر تو بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے
الۡاَنۡھٰرُ ط وَاِنَّ مِنۡھَا لَمَا یَشَّقَّقُ چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے

فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَہْبِطُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ط وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرۃ ۷۴)

ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکلنے لگتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور خدا تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں۔

فضیلت خوف خدا احادیث کے حوالہ سے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ۔ یعنی حکمت کی اصل خوف الٰہی ہے۔

زیادہ عقلمند حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں عقل کا پورا وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ کا خوف کرے اور جن باتوں کا اللہ نے حکم کیا ہے اور جن سے منع فرمایا ہے ان کا خیال رکھے (یعنی نیکی اختیار کرے اور بری باتوں سے رکے) (احیاء علوم الدین)

دیدار خدا مکاشفۃ القلوب میں زہر الریاض کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی گئی ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان کے سامنے طرح طرح کی نعمتیں پیش کریں گے، ان کے لئے فرش بچھائیں گے منبر رکھے جائیں گے اور انہیں مختلف قسم کے پھل اور کھانے پیش کئے جائیں گے مگر جنتی حیران بیٹھے ہوں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے گا اے میرے بندو حیران کیوں ہو؟ یہ بہشت جائے حیرت نہیں ہے۔ اس وقت مومن عرض کریں گے بارِ الٰہ تو نے ایک وعدہ کیا تھا (اپنے دیدار کا) جس کا وقت آپہنچا ہے، تب فرشتوں کو حکم ہو گا کہ ان کے چہروں سے پردے اٹھا دو! فرشتے عرض کریں گے یہ تیرا دیدار کیسے کر پائیں گے حالانکہ یہ گناہگار تھے؟ اس وقت فرمان الٰہی ہو گا تم حجاب اٹھا دو، یہ ذکر کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور میرے خوف سے رونے والے تھے اور میرے دیدار کے امیدوار تھے، اس وقت پردے اٹھا دیتے جائیں گے اور جنتی اللہ کا دیدار ہوتے ہی

سجدہ میں گر جائیں گے ، فرمان الٰہی ہوگا سر اٹھالو یہ جنت دارِ عمل نہیں ، دارِ جزا ہے اور وہ اپنے رب کو بے کیف دیکھیں گے ، رب فرماتے گا۔
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ عِبَادِیْ فَقَدْ رَضِیْتُ عَنْکُمْ فَهَلْ رَضِیْتُمْ عَنِّیْ؟ میرے بندو تم پر سلامتی ہو ، میں تم سے راضی ہوں ، کیا تم مجھ سے راضی ہو؟

جنتی عرض کریں گے اے ہمارے رب ! ہم کیسے راضی نہیں ہوں گے حالانکہ تو نے ہمیں وہ نعمتیں دیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں ان کا تصور گذرا اور یہی اس فرمان الٰہی کا مقصود ہے۔
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ۔

خوف خدا سے رونا! اللہ رب العزت کا خوف دل میں جما کر رونا اور عاجزی و انکساری کرنا اللہ کو بہت پسند ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اِدھر خوفِ خدا سے آنکھ آنسو بہاتی ہے اُدھر سارا جسم جہنم پر حرام ہو جاتا ہے ایک ایک آنسو آگ کے پہاڑ کے پہاڑ بجھا دیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کو دو قطرے بہت محبوب ہیں ایک تو وہ خون کا قطرہ جو راہ خدا میں بہے ، اور دوسرا اس آنسو کا قطرہ جو خوف خدا سے کسی آنکھ سے نکلے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ دیا اور ایک شخص حاضرین میں سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آج کے دن ہمارے اس مجمع میں تمام مومن موجود ہوتے جن پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوتے تو ان سب کو بوجہ اس شخص کے رونے کے بخش دیا جاتا یہ اس لئے کہ اس کے رونے نے فرشتوں کو بھی رلا دیا ہے وہ اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور یہ دعا بھی کر رہے ہیں کہ الٰہی رونے والوں کی شفاعت نہ رونے والوں کے حق میں بھی قبول فرمالے (البیہقی)

حدیث میں ہے کہ دو آنکھیں ہیں جن پر جہنم حرام ہے ایک تو وہ جو آدھی رات کو خوف خدا سے روتے اور دوسری وہ جو راہ خدا میں مسلمانوں کی چوکیداری کے لئے رات بھر بیدار رہے۔ (طبرانی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت الوداعی نصیحتوں سے فارغ ہو کر فرماتے ہیں معاذ! بہت ممکن ہے کہ تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کر سکو اور مدینہ واپسی پر میری مسجد اور قبر کو دیکھو اور مجھے نہ پاؤ۔ یہ دل ہلا دینے والی ایسی دردناک خبر تھی کہ حضرت معاذ رضی سنبھل نہ سکے اور آپ کی جدائی کی خبر سن کر رونے لگ گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں خدا سے ڈر کر عمل کرتے رہیں وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں (مسند احمد) یعنی حضرت معاذ رضی کو تسلی دی کہ یہ تو عارضی دنیا ہے حقیقی اور دائمی ملاقات آخرت میں ہو گی۔ اور وہاں اللہ سے ڈرنے والے باعمل انسان سب سے قریب ہونگے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا میں اپنے بندوں پر نہ دو خوف جمع کرتا ہوں نہ دو امن۔ جو مجھ سے دنیا میں ڈرتا رہا قیامت کے دن اسے امن وامان دونگا اور جو دنیا میں بے خوف رہا وہ آخرت میں خوف و ڈر میں رہیگا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا

(۱) دنیا سے بے رغبتی کے برابر کوئی عمل نہیں۔

(۲) حرام اور گناہوں کی باتوں سے بچنے میں سب سے زیادہ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے

(۳) میرے ڈر سے رونے کے برابر دنیا میں کوئی عبادت نہیں، میرے ڈر سے رونے والوں کے ایسے بلند درجے ہوں گے کہ وہاں تک دوسروں کا

پہنچنا ناممکن ہے (ترغیب۔ طبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صرف اللہ کے ڈر سے مؤمن بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے تمام گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جس طرح بالکل سوکھے درخت سے تمام پتے گر جاتے ہیں۔ (ابن حبان)

خوف کا نتیجہ خوف خدا کے نتائج متعدد ہیں مثلاً غور و فکر، تقویٰ، پرہیزگاری، زہد و ورع وغیرہ۔ من جملہ نتائج کے ایک نتیجہ رونا بھی ہے اور اللہ کے ڈر سے رونے کی بہت فضیلت ہے ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس مومن کی آنکھ سے خوف خدا کی وجہ سے آنسو بہہ کر رخسار پر کچھ رواں ہو جاتے کیوں نہ وہ آنسو مکھی کے سر کے برابر ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتے ہیں۔

رونے کا ثمرہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص خدا تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا جب تک دودھ پستان میں لوٹ جائے (یعنی جس طرح پستان سے نکلا ہوا دودھ واپس نہیں جاتا اسی طرح جو خوف خدا سے روئے گا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا)

(ترمذی۔ ابن ماجہ)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کی آنکھوں کے سوا کل آنکھیں قیامت کے دن روتی ہوں گی

(۱) وہ نظر جو حرام کی جگہ نہ پڑے۔

(۲) جو خدا کی راہ میں جاگے۔

(۳) وہ آنکھ جس سے صرف اللہ کے ڈر کی وجہ سے (کم از کم) مکھی کے سر کے برابر آنسو نکل آتے (ترغیب)

نجات کی صورت حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ نجات کی کیا صورت ہے؟

فرمایا اپنی زبان بند رکھ (یعنی فضول وگناہ کی بات نہ کر) اور گھر سے باہر مت نکل (یعنی بے مقصد و بے فائدہ نہ گھومتا پھر) اور خطا پر رویا کر (احیاء علوم الدین)

(ف) اس حقیقت سے کون واقف نہیں کہ جس قدر آدمی میل ملاپ بڑھائے گا خواہ مخواہ کا آنا جانا رکھے گا اور بے سوچے سمجھے لب کشائی کرتا پھرے گا وہ نہ جانے کتنے گناہوں میں ملوّث ہوگا۔

بے حساب جنت میں داخلہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت میں سے کوئی شخص بے حساب بھی جنت میں داخل ہوگا فرمایا جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو دے گا وہ بے حساب جنت میں جائیگا (احیاء علوم الدین)

(ف) یعنی خوف خدا سے رونے والا بھی ان لوگوں میں شامل ہوگا جو بلا حساب جنت میں جائیں گے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ تہجد پڑھنے والا بھی بے غیر حساب کے جنت میں جائے گا۔

رحمت کا سایہ بخاری و مسلم شریف میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ سات شخص ہیں جن کو خدا تعالیٰ اس روز (قیامت کے دن) سایہ (رحمت) میں رکھے گا جس روز سوا اس کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا (ان سات میں سے فرمایا) ایک وہ شخص بھی ہوگا جو اللہ کو تنہائی میں یاد کر کے رو دے (الحدیث بروایت ابوہریرہؓ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس سے ہر ایک چیز ڈرتی ہے اور جو غیر اللہ سے ڈرتا ہے اس کو اللہ ہر چیز سے ڈراتا ہے[۱]"

قرب الٰہی کے حصول کے بعد اللہ کا مقرب اللہ کے سوا کسی مخلوق سے نہیں ڈرتا اور چونکہ عذاب خواہ دوزخ کا ہو یا دنیا کا قبر کا ہو یا حشر کے میدان کا سب مخلوق ہے لہٰذا اس مقام پر پہنچ کر اللہ کے مقرب پر خشیت غلبہ کرتی ہے اور خشیت یہ ہے کہ ہر وقت اللہ کے مقربین کو یہ دھڑکا لگا

---

[۱] (ابن حبان)

رہتا ہے کہ کہیں ہمارا رب ہم سے ناراض نہ ہو جائے انہیں نہ جنت کی خواہش رہتی ہے نہ دوزخ کا ڈر، صرف رضائے الٰہی ان کا مقصود ہوتا ہے اور اسی لئے ساری زندگی اللہ کی ناراضگی کے ڈر کے پیش نظر راتیں کبھی سجدوں اور کبھی قیام میں گذار دیتے ہیں۔

حضرت محمد بن منکدرؒ جب خوف خدا سے روتے تو اپنی داڑھی اور چہرے پر آنسو ملا کرتے اور کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ وجود کے جس حصہ پر آنسو لگ جاتے ہیں اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

حضرت سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ جس کسی کی آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبا دیگی اس کے چہرے پر غبار اور ذلت قیامت کو نہ آئے گی اور اگر اس کے آنسو بہیں گے تو پہلے ہی قطرے سے بہت سے آگ کے سمندر سرد ہو جائیں گے اور اگر کوئی شخص کسی جماعت میں روئے گا تو اس جماعت کو عذاب نہ ہو گا۔۔۔

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا کے خوف سے اتنا رونا کہ آنسو رخسار تک بہہ نکلیں یہ زیادہ پسند ہے اس سے کہ ایک سونے کا پہاڑ خیرات کر دوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے میرے نزدیک میری آنکھ سے ایک آنسو کا نکلنا ہزار دینار خیرات کرنے سے اچھا ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذؒ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ قیامت کے روز بے خوف کون ہوگا۔ فرمایا جو دنیا میں سب سے زیادہ خوف رکھتا ہے۔

حضرت فضیلؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو خوف خدا اسے ہر طرح کی بہتری سوجھا دیتا ہے۔

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں اللہ سے ڈرتا ہوں تو میرے سامنے ایک دروازہ حکمت و عبرت کا ایسا کھل جاتا ہے جو میں نے کبھی نہ دیکھا ہو۔

حضرت محمد بن منکدرؒ جب روتے تو اپنے چہرے اور ریش پر آنسو مل لیتے اور فرماتے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جس جگہ آنسو لگ جائیں گے وہاں آتشِ دوزخ نہ پہنچے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے کہ اگر تم میں سے کوئی [illegible] رجان لے تو اتنا روئے کہ دم بند ہو جائے اور اتنی نماز پڑھے کہ [illegible] جائے۔

خوف خدا کیسے پیدا ہو خوف خدا پیدا کرنے کا [illegible] مؤثر طریقہ ہے کہ آدمی اللہ کی نعمتوں اور نوازشوں کو اپنے اردگرد دیکھے جن کو اگر گننا چاہے تو گن بھی نہیں سکتا۔ مال، اولاد، عزت و تکریم صحت و تندرستی انسانیت و عقلمندی، کھانے، پینے، پہننے اور رہنے کے لئے کروڑوں چیزیں اور زمین و آسمان کی ان گنت نعمتیں حضرت انسان کے لئے ہی اس کریم نے پیدا کی ہیں اور سب سے بڑھکر انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ اسکا کتنا کرم ہے کہ اشرف المخلوقات بنایا اس سے بڑھ کر یہ کہ اس نے دولتِ اسلام سے نوازا اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا اور اپنا کلام مقدس قرآن حکیم کو ہمارے لئے ضابطہ حیات بنایا۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (المائدہ ۔ ۷) "اور خدا نے جو تم پر احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو اور اس عہد کو بھی جسکا تم سے قول لیا تھا (یعنی) جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے (خدا کا حکم) سُن لیا اور قبول کیا اور خدا سے ڈرو کچھ شک نہیں کہ خدا دلوں کی باتوں (تک) سے واقف ہے"۔

(ف) اللہ تعالیٰ کے لامتناہی احسانات و انعامات کو کو یاد کر کے اس کا شکر کرتے رہنا چاہیئے اور اس کی بے شکری نہیں ہونی چاہئے۔ یہ بات شرف انسانیت کے سراسر خلاف ہے کہ انسان اپنے محسن حقیقی کے احسانات کو

فراموش کر دے۔ بہادر شاہ ظفر کا بہت پیارا شعر ہے

ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

مت بھولئے کہ اس کی پکڑ بڑی سخت ہے جس سے بے خوف نہیں رہنا چاہیئے اس کا ارشاد ہے وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۔ اگر میری بے شکری کرو گے تو میرا عذاب شدید ہے۔ وہ اس تصور سے بھی خائف رہیں کہ جو وعدہ روزِ ازل کر کے آئے تھے کہ مولا ہم تیرے احکامات سن کر اطاعت بھی کریں گے کہیں اس اقرار کے خلاف تو نہیں کر رہے۔ اور اگر ایسا ہے تو نہیں بھولنا چاہیئے کہ وہ علیم و خبیر ذات ہمارے ہر ہر فعل سے باخبر ہے اور یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے! خبردار! عہد (کی پاسداری) کے بغیر کوئی دین نہیں۔

خوفِ خدا بغیر معرفت خداوندی نہیں ہو سکتا اور معرفت بے غیر علم حاصل نہیں ہوتی لہذا جو شخص یہ جان لے گا کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ بے نیاز ذات ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے۔
هٰؤُلَاءِ فِی الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ وَهٰؤُلَاءِ فِی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ
" یہ لوگ جنت میں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ لوگ دوزخ میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں" (مسند احمد)

یہ وہ بات ہے جس سے عارفوں کے دل ٹکڑے ہوتے ہیں۔ آدمی کا واسطہ روزِ قیامت بے نیاز ذات سے پڑے گا جسے کوئی پرواہ نہیں۔ اگر وہ ہلاک کر دے تو اسے کوئی پوچھنے والا نہیں اس نے بے شمار کو ہلاک کر دیا ہے چاہے تو ایک بات پر پکڑ لے اور لاکھوں سال کی عبادت پر پانی پھیر دے شیطان مردود کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اور بلعم باعور کا قصہ بھی عبرتناک ہے۔ اس بے پرواہ اور قہار و جبار کی شان صمدیت

کے تصور سے اللہ والوں کے پتے پانی ہوتے رہتے ہیں، کہ پتہ نہیں خاتمہ کیسے ہوگا دنیا سے ایمان لے کر مریں گے یا نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے بعض لوگ ساری زندگی جنتیوں جیسے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جنت میں داخل ہونے میں ایک بالشت بھر دور ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہو جاتا ہے کہ وہ جہنم رسید ہو جاتے ہیں اور بعض وہ لوگ ہوتے ہیں کہ ساری زندگی دوزخیوں جیسے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ دخول جہنم سے صرف ایک بالشت دور ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی ایسی نیکی سرزد ہوتی ہے جو انہیں جنت میں پہنچا دیتی ہے۔

ایک عارف کا کہنا ہے کہ اگر گھر کے دروازے پر مرنے سے شہادت ملتی ہو اور کوٹھڑی کے دروازہ پر مرنے سے مسلمانی پر خاتمہ ہوتا ہو تو مجھے یہی پسند ہوگا کہ اسلام پر مروں اور حجرے کے باہر دروازے تک حالت اسلام پر شہادت کی موت کے لئے نہ جاؤں۔ یہ اس لئے کہ گھر کے دروازہ تک جانے کی دیر میں کیا خبر میرے دل میں تبدیلی آجائے اور دولت اسلام سے ہی ہاتھ دھو بیٹھوں۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کے پاس کچھ لوگ آئے اور عرض کیا کہ ہمیں آپ سے کچھ فرصت کے اوقات کی درخواست ہے فرمایا جو شخص خود غیر معمولی و پریشان کن مسائل سے دوچار ہو اس کے پاس فرصت کا وقت کہاں ہے، پوچھا گیا آپ جیسے درویش کے کیا مسائل ہیں جن سے آپ اس قدر پریشان ہیں فرمایا ایک تو یہ سوچتا رہتا ہوں کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو ایک فرشتہ متعین ہوتا ہے وہ اسے شقی یا سعید لکھ جاتا ہے۔ پتہ نہیں اس وقت میرے متعلق کیا لکھا گیا تھا۔ دوسرا یہ کہ پتہ نہیں خاتمہ کس حالت میں ہوگا، میری روح کو علیین میں

لے جانے کا حکم ہوگا یا جنت میں۔

قیامت کے روز قیامت اللہ کا حکم ہوگا وامتازوا الیوم ایھا المجرمون[1]

اے گناہ گارو! آج نیکوکاروں سے الگ ہوجاؤ۔ پتہ نہیں اس روز میں نیکوکاروں کے گروہ میں ہونگا یا شریروں کے۔ پھر یہ کہ معلوم نہیں میرا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں۔ اور بالآخر پتہ نہیں جہنم میں داخل ہونے کا حکم ہوگا یا جنت میں۔ لہٰذا جس شخص کو اتنے کٹھن مراحل سے گذرنا ہو اسے فرصت کہاں ہوسکتی ہے۔

خوفِ خدا اور رزقِ حلال حضرت سہل تستریؒ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی رزقِ حلال نہ کھائے گا خوفِ خدا سے حاصل نہ ہوگا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے رزق کے دس حصوں میں سے نو کا تعلق حلال روزی سے ہے۔

تصورِ آخرت حضرت یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ بے چارہ انسان اگر آتشِ دوزخ سے اتنا ڈرتا جتنا افلاس (غربت) سے ڈرتا ہے تو جنت میں داخل ہوجاتا۔

خوفِ خدا کے حصول کے لئے تصورِ آخرت بہترین ذریعہ ہے۔ موت کی سختی، عذابِ قبر، حشر کے میدان کے پریشان کن واقعات اور عذابِ دوزخ کو ہمہ وقت سامنے رکھنے والا آدمی کبھی غافل نہیں ہوسکتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد میں انہیں چیزوں کی طرف اشارہ ہے مفہوم حدیث یہ ہے کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو گھروں کو چھوڑ کر جنگل میں نکل جاتے اور اپنے سروں پر مٹی ڈالتے پھرتے۔ اگر موت کی سختی جو مجرم کو تین سو تلواریں یک بار لگنے سے بھی زیادہ ہوگی یاد رہے اور قبر کے سانپ اور بچھو جو ایک بار ڈس لیں گے تو چالیس سال تک آدمی تڑپتا رہیگا اور حشر کی سختیاں جو اس قدر ہوں گی کہ لوگوں کا پسینہ بہتے بہتے دریا چڑھ

---

[1] یٰسین آیت ۵۹

جائیں گے اور لوگ خون کے آنسو روئیں گے اور اپنے ہی پسینے میں بعض غوطے کھا رہے ہوں گے اور بعض کا پسینہ حلق ۔ ناف ۔ گھٹنے یا ٹخنے تک ہوگا یعنی جیسا گناہ ویسا عذاب اور پھر دوزخ کا دردناک عذاب پیش نظر رہے جس میں زقوم کھانے کو دیا جائے گا جس کا ایک قطرہ سمندروں کو کڑوا کرنے کے لئے کافی ہے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور خون اور پیپ اور پہننے کو گندھک کے کپڑے جو دور سے آگ پکڑ لیں گے ۔ اور رہنے کو آگ کے صندوق اور بھڑکتی ہوئی آگ یاد رہے جس سے اللہ نے ڈرایا ہے کہ "ڈرو اس آگ سے جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہیں" تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان اپنا قبلہ درست نہ رکھے ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو شخص دوزخ کی آگ سے ڈرتا ہے وہ حرام چیزوں سے باز رہتا ہے اور جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات کی چیزوں کو بھول جاتا ہے ۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خوف خدا

انبیاء کرام علیہم السلام سب ہی اپنے رب سے سب سے زیادہ ڈرنے والے ہوتے ہیں چند انبیاء کرام علیہم السلام کے خوف کا ذکر کروں گا تاکہ ہم فکر کریں کہ جب اللہ کے معصوم و محبوب پیغمبر اس قدر اللہ سے خائف رہتے ہیں تو ہم گناہ گاروں کو کتنا خوف کرنا چاہیئے

• ۔ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق مشہور ہے کہ جب بہشت سے دنیا میں اتارے گئے تو قبولیت توبہ تک اس قدر روتے کہ اگر ساری دنیا کے لوگوں کے آنسوؤں کو اکٹھا کیا جاتے تو پھر بھی آپ کے آنسوؤں کے برابر نہیں ہو سکتے ۔

• ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ان کے دل کا جوش خوف خدا کی وجہ سے ایک کوس کے فاصلے پر سنائی دیتا تھا ۔ بعض اوقات روتے روتے بے ہوش ہو جاتے ۔

•۔ حضرت داؤد علیہ السلام خوف خدا سے اتنا روتے کہ جب پانی کا پیالہ سامنے لاتے جسکا دو تہائی حصہ پانی سے خالی ہوتا تھا تو ہونٹوں تک لے جانے میں وہ آنسوؤں سے بھر جاتا۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام چالیس روز تک سجدے میں پڑے روتے رہے یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے سبزہ اگ آیا۔ جب آپ کو کثرت گریہ سے منع کیا جاتا تو فرمایا کرتے مجھ کو رونے دو پہلے اس سے کہ رونے کا دن ہاتھ سے جاتا رہے اور ہڈیاں جل جائیں اور آنتیں بھڑک اٹھیں۔

•۔ حضرت داؤد علیہ السلام جب منبر پر بیٹھ کر خدا کی ثنا شروع فرماتے تو لوگ رونے میں چیخیں اور دھاڑیں مارنے لگتے تھے پھر آپ جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے تو زمین کے اندر کے رہنے والے جانور اور جنگل کے درندے اور کثرت سے لوگ خوف سے مر جاتے اور بعض اوقات خود روتے روتے بے ہوش ہو جاتے جب گھر تشریف لے جاتے تو دروازہ بند کر لیتے اور کہتے اے داؤد کے مالک کیا تو داؤد سے ناراض ہے؟ اور اس طرح مناجات کرتے رہتے

•۔ حضرت یحیٰی بن زکریا علیہما السلام نے پندرہ برس بیت المقدس میں گذارے پھر پہاڑوں اور گھاٹیوں کے غاروں میں جاتے رہے خوف خدا کا اتنا غلبہ تھا کہ شدت پیاس سے جان گویا نکلنے کو ہو جاتی اور بحیرہ اردن بھرا ہوتے ہوئے پانی نہ پیتے۔ فرماتے قسم ہے تیری عزت کی اور بزرگی کی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا جب تک مجھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ تیرے نزدیک میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ درخت اور پتھر بھی رونے لگتے۔

ایک روز حضرت زکریا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے جانِ پدر میں نے تو خدا سے دعا مانگی تھی کہ تجھ کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور تو رویا ہی کرتا ہے، تیرے حالِ زار سے ہمیں کیسے چین ہو، عرض کی ابا جان

جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک جنگل ہے جس کو بجز رونے والوں کے اور کوئی طے نہ کر سکے گا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا اب رویا کرو، میرا اطمینان ہوا۔

• حضرت زکریا علیہ السلام اتنی کثرت سے روتے کہ روتے روتے آپ کے رخساروں کا گوشت آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے جاتا رہا دیکھنے والوں کو ڈاڑھیں نظر آتی تھیں، آپ کی والدہ نے دو پتے نمدے کے آپ کے رخساروں پر چپٹا دیئے تاکہ آپ کی ڈاڑھیں لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہیں مگر جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور رونا شروع فرماتے تو وہ پتے خوب بھیگ جاتے تو آپ کی والدہ انہیں نچوڑ ڈالتیں اس طرح جب آپ اپنی والدہ کے ہاتھوں پر آنسو بہتے ہوتے دیکھتے تو فرماتے الٰہی یہ میرے آنسو ہیں اور یہ میری والدہ اور میں تیرا بندہ ہوں اور تو ارحم الراحمین ہے۔

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف خدا

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰة والسلام جو سید اولین والآخرین ہیں اپنے رب سے سب سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔

بخاری شریف میں آپ کا ارشاد ہے بخدا میں تمہاری نسبت خدا تعالیٰ کا خوف زیادہ کرتا ہوں۔

یہ بھی آپکے ارشاد کا مفہوم ہے کہ مجھ کو بوڑھا کر دیا ہے سورة ھُوْدْ اور سورہ واقعہ، کُوِّرَتْ۔ اور عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ نے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ فرمایا خبردار دو بڑی چیزوں کو نہ بھولنا یعنی جنت و دوزخ کو، اتنا فرمانا تھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ بے قابو ہو کر خوف خدا سے اس قدر آپ روئے کہ آنسوؤں سے داڑھی مبارک بھیگ گئی، پھر فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کی جان ہے جن امورِ آخرت کا مجھے علم ہے تمہیں بھی ہو جاتا تو جنگلوں میں نکل جاتے اور اپنے سروں پر خاک ڈال لیتے (ابویعلیٰ)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں، آنکھوں سے آنسو رواں ہیں، اور رونے سے آپ کی ہچکی بندھ گئی گویا چکی چل رہی ہے، یا ہانڈی میں اُبال آرہا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب ہوا بدلتی تھی اور آندھی چلتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا اور کھڑے ہو کر آپ حجرے میں پھرنے لگتے تھے اور اندر باہر جاتے، یہ سب حالت اللہ کے خوف سے ہوتی تھیں اور ایک بار آپ سورۃ حاقہ کی ایک آیت پڑھ کر بے ہوش ہو گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے اے اللہ مجھے ایسی آنکھیں عطا فرما جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں۔

سورۃ یونس آیت نمبر ۱۵ ملاحظہ فرمائیں، اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے خوف کا اندازہ کریں ارشاد ہے اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ "اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے (سخت) دن کے عذاب سے خوف آتا ہے۔

برادرانِ اسلام ذرا غور فرمایئے کہ محبوبِ رب العالمین جو سید الاولین والآخرین ہیں اور معصوم ہیں مگر اس کے باوجود خوفِ خدا کا کتنا غلبہ ہے؟ مگر افسوس ہم آج آپؐ کے امتی اور محب تو کہلاتے ہیں مگر اِلّا ماشاء اللہ آخرت کا کھٹکا ہمارے دلوں میں نہیں رہا گناہوں پر گناہ کئے جا رہے ہیں اور کہنے کو تو ہم بھی کہتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ڈرنا دعوے کی حد تک ہے، اگر واقعتاً ڈرتے

تو اس کی ادنیٰ نافرمانی کا ارتکاب کرنے سے پہلے ہزار بار سوچتے۔
مثلاً کسی چور کو یہ یقین ہو کہ میں فلاں جگہ سے اگر چوری کروں گا تو ضرور
پکڑا جاؤں گا۔ کوئی ضرور دیکھ لے گا اور پکڑا گیا تو ضرور سزا ہو جائے گی
تو وہ چور ایسی جگہ سے چوری ہرگز نہیں کرے گا۔ چوری وہاں سے ہی
کرے گا جہاں سے اسے بچ نکلنے کی توقع ہو گی۔

اب اس مثال سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ جب ایک مومن شخص جسے
اللہ کی ذات پر ایمان ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ سمیع اور بصیر ہے۔
اور ہر جگہ موجود ہے، اور مجھے ہر لمحہ دیکھ رہا ہے۔ جس کا ارشاد ہے
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد یعنی شہ رگ
سے بھی وہ زیادہ قریب ہے۔

اور یہ بھی اسی کا ارشاد ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ۔ وہ ذات
تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔ تو ایسا شخص گناہ کا ارتکاب کرنے
سے پہلے ہزار بار سوچے گا کہ میں نے جس کا کلمہ پڑھا ہے وہ مجھے دیکھ
رہا ہے اور میں اس سے کہیں چھپ بھی نہیں سکتا اور اُس کی پکڑ بھی
بڑی سخت ہے اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ "تیرے رب کی
پکڑ بڑی سخت ہے"، اور اس قادر سے بچ کر نکل بھی نہیں سکتا
تو ایسے قادر و قدیر ذات کی موجودگی میں کوئی عقلمند اس کی نافرمانی
نہیں کرتا اور اگر کوئی گناہ کا بے دریغ ارتکاب کرتا ہے تو وہ اللہ
سے ڈرنے والا نہیں کہلا سکتا۔

اللہ کے خاص بندے تو اس کی بے پایاں محبت کی بنا پر اور اس سے انتہائی
شرم و حیا کرتے ہوئے اس کی ناراضگی کے ڈر سے جائز اور حلال
چیزوں کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ غور کیجئے کہ راتوں کو سونا بالکل
جائز ہے مگر قرآن شہادت دے رہا ہے کہ اللہ کے خاص

بندے (مقربین) راتیں سجدے اور قیام میں گذار دیتے ہیں۔
پیٹ بھر کر حلال رزق سے کھانا جائز ہے مگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ اور مقربین بھی حضورؐ کی سیرت میں پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تاکہ عبادت میں سستی اور کاہلی نہ پیدا ہو۔ اور یہ فعل اللہ کی ناراضگی کا موجب نہ بن جائے۔ ہر قسم کا حلال و طیب کھانا کھانا، نفیس کپڑے پہننا اچھا مکان بنانا فتوے کی رو سے جائز ہے مگر مقربین کے نزدیک یہ تقویٰ کے خلاف ہے لہذا وہ ان چیزوں سے اجتناب کرتے ہیں وہ اللہ کو حساب دینے کے تصور سے ڈرتے رہتے ہیں۔
اور دل میں ان جائز و حلال چیزوں کو بھی جگہ نہیں دیتے جن کے بغیر زندگی بسر ہو سکتی ہے۔
حاصل یہ کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہوئے اس قدر اپنے رب سے خائف رہتے تھے تو ہم گناہگاروں کو کس طرح رہنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس قدر کوئی اللہ کا عارف اور اس کی صفات کا عالم ہوگا اتنا ہی اس سے ڈرنے والا ہوگا۔

فرشتے اور خوف خدا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے جب بھی جبرائیل میرے پاس آتے خوف خدا سے کانپتے ہوئے آتے تھے (بروایت ابن عباسؓ)

ایک روایت میں ہے کہ جب شیطان مردود ہوا تو جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام نے رونا شروع کیا اللہ نے وحی کی کہ تم اتنا کیوں روتے ہو عرض کی مولا ہم تیری ذات سے بے خوف نہیں ہیں، حکم ہوا ایسے ہی رہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے پوچھا کہ کیا بات ہے میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا عرض کی جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے وہ کبھی نہیں ہنستے۔

علامہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ساتویں آسمان پر اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے جب سے پیدا فرمایا ہے برابر سجدہ میں ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔ وہ فرشتے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور جن چیزوں کا انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ سے ایک اصول یہ بھی معلوم ہوا کہ خوف خدا اور اطاعت خداوندی لازم وملزوم ہیں جس کو خدا سے ڈرنے کا دعویٰ ہوگا وہ ضرور فرمانبردار بھی ہوگا اور معصیت وگناہ سے ضرور بچے گا۔

صحابہ کرام رضؓ اور خوف خدا

صحابہ کرام رضؓ کے شدت خوف کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ فرمایا کرتے اے کاش میں گھر والوں کا مینڈھا ہوتا کہ میری بوٹیاں کھالی جاتیں، اور کبھی کسی پرندے کو دیکھ کر فرماتے اچھا ہوتا جو میں تجھ جیسا پرندہ ہوتا۔ (خدا کو حساب دینے کے خوف کی وجہ سے آپ ایسا فرمایا کرتے تھے)

حضرت عمر فاروق رضؓ فرماتے اے کاش میں ایک تنکا ہوتا اور کوئی

اور میں کچھ نہ ہوتا۔

حضرت عثمان غنی رضؓ فرمایا کرتے مجھے اچھا معلوم ہوتا کہ مرنے کے بعد

اٹھایا نہ جاؤں اور آپ جب قبرستان میں جاتے تو اتنے روتے

کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

حضرت علی رضؓ فرماتے اے کاش علی کو ماں نے جنا ہی نہ ہوتا یعنی

علی پیدا ہی نہ ہوتے ہوتے۔

ایک نوجوان انصاری خوف خدا سے بہت رویا کرتے یہاں تک کہ

انہیں گھر سے نکلنا بھی خوف کی وجہ سے بھاری ہو پڑا تو حضور سرور

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود اس صحابی کے مکان پر تشریف لے گئے

اور اُسے گلے لگایا۔ بس اسی وقت اس صحابی کی روح پرواز کر گئی

آپ نے فرمایا فَاِنَّ الْفَرَقَ فَلَذَ کَبِدَہٗ۔ یعنی خوف خدا نے

اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں (مستدرک)

۔ حضرت عمر بن میمون رضؓ کا قول ہے کہ ایک بار میں نے دیکھا کہ حضرت

عبداللہ بن مسعود رضؓ نے حدیث بیان فرمائی اور شدید اضطراب میں

مبتلا ہو گئے اور آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔

(ف) حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کی کیفیت و احتیاط خوفِ خدا کی وجہ

سے تھی کہ کہیں کسی روایت کی بنا پر خدا کے ہاں پکڑا نہ جاؤں ؟

کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جس نے میری طرف

ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہ کہی ہو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتیں مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ نسیاً منسیا ہو جاؤں۔

حضرت ابوذر رضؓ فرماتے کاش میں درخت ہوتا اور کاٹ دیا جاتا۔

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں صحابہ رضؓ کی یہ حالت تھی کہ رات قیام اور سجدوں میں گذارتے اور صبح خوفِ خدا سے کانپ رہے ہوتے تھے اور آنکھوں سے اتنے آنسو برستے کہ ان کے کپڑے بھی تر ہو جاتے۔ مگر آج لوگ خوابِ خرگوش میں رہتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قرآن حکیم اور نماز پڑھتے ہوئے اس قدر روتے کہ بے قرار ہو جاتے، مکہ کے بچے اور عورتیں (آپ کا رونا سن کر) جمع ہو جایا کرتے۔

•۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت حذیفہ رضؓ کو منافقین کے نام بتائے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ نے حضرت حذیفہ رضؓ کو منافقین کے پہچاننے کے لئے مقرر فرمایا تھا،

اس وجہ سے حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت حذیفہ رضؓ سے پوچھا کرتے کہ مجھ میں تم کو کوئی منافقت کے آثار معلوم ہوتے ہیں یا نہیں اور اس طرح بھی آیا ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت حذیفہ رضؓ کو قسم دے کر پوچھا کہ مجھے بتا کہ منافقوں میں کہیں میرا نام تو نہیں۔

اللہ اللہ مقام فاروق رضؓ دیکھئے اور خوفِ خدا و کسرِ نفسی ملاحظہ فرمائیے۔ یہ بھی آپ کا قول ہے کہ آسمان سے اگر منادی ہو کہ تمام اہل زمین جنتی ہیں اور ایک جہنمی ہے تو مجھے ڈر لگ جاتے کہ شاید وہ جہنمی عمر ہو، اور اگر یہ منادی ہو کہ سب اہل زمین جہنمی ہیں اور ایک جنتی ہے، تو مجھے یہ امید ہو گی کہ شاید وہ جنتی عمر ہو، یہ ہے کمالِ ایمان یعنی خوف اور رجاء کے درمیان۔

•۔ جب قرآن پاک کی تلاوت ہوتی تھی تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے تھے اور بدنوں پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ان کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ گویا سب ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ سے بڑے درجے کے ڈرنے والے تھے۔ اللہ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

سلف وصالحین کا خوف

•۔ حضرت حسن بصری رح نے فرمایا کہ ایک شخص دوزخ سے ہزار برس کے بعد نکلے گا۔ کیا اچھا ہوکہ وہ شخص میں ہوتا یعنی آپ پر اتنا غلبہ خوف خدا رہتا کہ ہر وقت سوء خاتمہ کا ڈر رہتا اور اس وجہ سے ہزار سال تک دوزخ میں رہنے والے کو خوش نصیب سمجھ کر فرمایا کہ وہ میں ہوتا کہ آخر دوزخ سے نجات تو ملے گی۔

•۔ حضرت سفیان ثوری رح سجدہ میں اتنا روتے کہ آنسو زمین پر بہنے لگتے لوگ کہتے آپ تو اللہ کے ولی ہیں کونسا آپ سے گناہ ہوا جو اتنا روتے ہیں ایک دفعہ آپ نے زمین سے تنکا اٹھا کر فرمایا، ساری دنیا کے گناہ میں اللہ کی رحمت کے مقابلہ میں اس تنکا کے برابر بھی نہیں سمجھتا۔ روتا اس لئے ہوں کہ پتہ نہیں انجام کیا ہو گا۔

•۔ حضرت مسعود بن مخرمہ رح شدت خوف کے باعث اگر قرآن پاک کی ایک آیت بھی سن لیتے تو چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے اور پھر کئی دنوں تک ہوش نہ آتا اور اسی میں ایک دن جان دے دی۔

•۔ حضرت حسن بصری رح نے ایک ہنستے ہوئے شخص سے پوچھا کہ تُو پل صراط سے گذرا ہے، جواب دیا نہیں فرمایا تجھے معلوم

ہے کہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں کہا نہیں فرمایا پھر ہنسی کیسی ہے۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر اس شخص کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا

•۔ حضرت سری رحؒ فرماتے ہیں کہ اپنی ناک کو دن میں کئی بار دیکھتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں میرا منہ (گناہوں کی وجہ سے) کالا نہیں ہو گیا۔

اللہ اللہ کتنے اونچے لوگ تھے کہ گناہوں سے بچتے ہوئے بھی اس قدر خوفِ خدا رکھتے تھے۔

•۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً چھپن حج کیئے، آپ مقام ملتزم پر روتے اور فرماتے اے قادر اگر تو عبدالقادر کو معاف نہیں کرے گا تو یہ کہاں جائے گا۔ اے اللہ میری سفید داڑھی کی لاج رکھ لے، میرے پاس اور کچھ نہیں۔

•۔ حضرت محمد بن کعب القرظی رحؒ رات دن عبادت میں مشقت کرتے رہتے ان کی ماں کہتی بیٹا تو بچپن سے اب تک پاک وصالح رہا کچھ مشقت میں کمی کر، فرمایا اماں اگر میرا خدا مجھے کوئی گناہ کرتے دیکھ کر مجھ سے ناراض ہو گیا ہو اور یہ فرما دے کہ میں تجھے نہیں بخشوں گا تو پھر میرا کیا ہو گا۔

•۔ حضرت عطا سلمی نے چالیس برس تک شرم وحیا کی وجہ سے اپنا سر آسمان کی طرف نہیں اٹھایا اور نہ اس عرصہ میں ہنسے تھے اس کے باوجود رات کو اپنا بدن ٹٹولا کرتے، اس خوف سے کہ کہیں مسخ تو نہیں ہو گیا اور جب آسمانی بلا نازل ہوتی تو فرماتے یہ سب میری وجہ سے ہے اگر میں مرجاؤں تو لوگ راحت پائیں۔

خائفین کی پہچان

فقیہ ابو اللیث رح نے فرمایا سات باتوں میں اللہ تعالیٰ کے خوف کا پتہ چل جاتا ہے۔

(۱) اس کی زبان غلط بیانی، غیبت، چغلی، تہمت اور فضول بولنے سے بچی ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے تلاوت کلام پاک کرنے اور دینی علوم سیکھنے میں لگی ہو۔

(۲) اس کے دل سے عداوت، بہتان اور مسلمان بھائیوں کا حسد نکل جائے۔ کیونکہ فرمان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

(۳) اس کی نظر حرام چیز پر نہ پڑے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جس نے اپنی آنکھ حرام سے بھری اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو آگ سے بھر دے گا۔

نیز دنیا کی طرف لالچ کی نظر سے نہ دیکھے بلکہ صرف عبرت پکڑنے کے لئے اس کی طرف دیکھے۔

(۴) اس کے پیٹ میں حرام غذا نہ جائے، یہ گناہ کبیرہ ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "بنی آدم کے پیٹ میں جب حرام کا لقمہ پڑتا ہے تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مریگا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"

(۵) جانب حرام دست درازی نہ کرے بلکہ حتی المقدور اس کا ہاتھ اطاعت کی طرف بڑھے۔

حضرت کعب احبار رض سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سبز موتی (زبرجد) کا محل پیدا فرمایا، اس میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار

کمرے ہیں اس میں وہی داخل ہوگا جس کے سامنے حرام پیش کیا جائے اور وہ صرف خوفِ الٰہی کی وجہ سے اُسے چھوڑ دے۔

(۶) اس کا قدم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نہ چلے، بلکہ صرف اس کی اطاعت و خوشنودی میں رہے عالموں اور نیکوں کی طرف حرکت کرے۔

(۷) انسان کو چاہئے کہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کرے ریاکاری و منافقت سے بچتا رہے۔ اگر ایسا کیا تو یہ اُن لوگوں میں داخل ہوگیا جن کے متعلق ارشادِ خداوندی ہے وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ اور تیرے رب کے نزدیک آخرت ڈرنے والوں کے لئے ہے

دوسری آیت میں فرمایا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ۔ اللہ سے ڈرنے والے امن والے مقام میں ہوں گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کرتا، جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اُسے آخرت میں امن نہ دوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے خوف زدہ رہا اسے آخرت میں امن سے رکھوں گا۔

خوف ورجاء

مومن کو چاہئے کہ وہ خوف ورجاء کے درمیان رہے یعنی خوفِ خدا جتنا دل میں ہو اچھا ہے مگر ایسا نہ ہو کہ خوف اسے ناامیدی کے رستہ پر ڈال دے۔ خوف جس قدر ہو احسن ہے مگر رحمتِ خداوندی سے ہرگز ناامید نہ ہو۔

بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ عام حالات میں خوف کا غلبہ رہنا مناسب ہے، اور زندگی کے آخری لمحات میں غلبۂ رجاء

مناسب تر ہے۔ کیونکہ خوفِ خدا تو قائم مقام اس ڈنڈے کے
ہے جو عمل پر آمادہ کیا کرتا ہے۔ اور حالت نزع میں عمل کا
وقت تو گذر گیا ایسی حالت میں رجا۔ مستحسن ہے اس سے حُسن
ظن پیدا ہوتا ہے۔ حالت سکرات میں اللہ کی بخشش و عفو و درگذر
کا گمان غالب رہنا چاہئے، کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جسے موت آئے اسے چاہئے کہ اپنے
رب سے اچھا گمان رکھتا ہو۔

حدیث قدسی میں مذکور ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ فَلْیَظُنَّ بِیْ مَا یَشَاءُ
یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ رب فرماتا ہے کہ میں
اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو چاہے مجھ سے گمان کرے۔

رجوع الی اللہ مسلمانوں کو چاہئے کہ پہلی فرصت میں اللہ کی
طرف رجوع کریں اپنے گناہوں پر روئیں اور زندگی کا لمحہ لمحہ غنیمت
سمجھیں ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

عَیْنَیَّ هَلَّا تَبْکِیَا نِیْ عَلٰی ذَنْبِیْ
تَنَاثَرَ عُمْرِیْ مِنْ یَدِیْ وَلَا اَدْرِیْ

"اے میری آنکھو! میرے گناہوں پر کیوں نہیں روتی ہو؟ —
میری عمر ضائع ہو گئی اور مجھے معلوم بھی نہ ہوا۔

ایسا نہ ہو کہ قبر میں جب آنکھیں کھلیں تو پچھتانا پڑے۔ ہمارا مال
اولاد اور جان سب کچھ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، امین وہ
ہے جو مال و جان اور اولاد کو اُس کے رستے میں کھپاتے،
اے کاش مسلمان جاگ اٹھیں اور خوف خدا کو حرزِ جان بنائیں
یہی عقلمندی کا ثبوت ہے۔

آنسوؤں کی قیمت

جب کوئی گناہ گار خوف الٰہی سے روتا ہے تو اس کے آنسوؤں کے قطرے پروردگار کے ہاں عجیب وغریب جواہرات کی شکل میں قائم ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ فرشتوں کے سامنے پیش کر کے فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے گنہگار بندے کے آنسوؤں کی قیمت تجویز کرو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ خداوندا ان کی قیمت یہ ہے کہ اس شخص کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو قبول فرما اور بڑے سے بڑے گناہ کو معاف کر! ارشاد ہوتا ہے فرشتو! نہیں اس کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ خداوندا! اس کا بدلہ یہ ہے کہ اسے جنت میں داخل فرما اور ہمیشہ ہمیشہ کی عیش و نشاط اُسے نصیب کر! اللہ فرماتا ہے نہیں، فرشتو اس کا بدلا اس سے بھی زیادہ ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے اللہ ہم اس سے زیادہ بدلہ تجویز کرنے اور بتانے سے عاجز ہیں، تب اللہ فرماتا ہے۔ فرشتو!
میرے خطاوار بندے کے آنسوؤں کا بدلہ یہ ہے کہ میں اپنا جمال بے کیف ہر وقت اس کے سامنے رکھوں اور محبت کی نظروں سے ہر آن اُسے دیکھتا رہوں اور وہ مجھے دیکھتا رہے اور مسرت حاصل کرتا رہے۔

انمول خزانہ

قیامت کے روز ایک شخص حضور خداوندی میں پیش ہوگا، جس نے عمر طرح طرح کے گناہوں میں گزاری ہوگی،
دوزخ کے فرشتے اسے عذاب کی زنجیروں میں جکڑ کر دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے تھوڑی دور جانے کے بعد اللہ غفور الرحیم کی طرف واپسی کا حکم ہوگا اور بارگاہ رب العزۃ میں دوبارہ یہ شخص حاضر کیا جائیگا

حکم ہوگا اے فرشتو اس کے نامہ اعمال کو دوبارہ دیکھو، اور اس کے ہر ہر عضو کو دیکھو اور اس کی آنکھوں اور پلکوں تک ٹٹولو کہیں میرے خوف سے رو یا ہو (اگرچہ وہ عالم الغیب تو ذرہ ذرہ کو جانتا ہے مگر کسی بات کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے ایسے اور بھی کئی واقعات آتے ہیں) آخر کار ایک فرشتہ کہے گا الٰہ العالمین! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص دنیا میں کسی گناہ پر رو یا تھا اور اس کا آنسو بہہ نکلا تھا جسکی وجہ سے اس کی پلکیں نم ہو گئی تھیں۔ فرشتوں کے اس جواب کے بعد رحمت خداوندی کو جوش آئے گا، عرش معلی لرزتا ہوگا۔ اور اللہ فرماتے گا فرشتو اسے چھوڑ دو اس کے آنسو کو میں نے ہتھیلی پر لیا اور اس کے بدلے سے بخش دیا۔ اللہ اللہ خوفِ خدا بھی کیسا انمول خزانہ ہے، اے کاش اس خزانے کو حاصل کرنے میں ہم جلدی کریں اور اللہ کے نیک بندوں میں شامل ہو جائیں مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

گر خدا خواہد ترا یاری کند
میلِ اندر گریہ و زاری کند

"جب اللہ کسی کو اپنا دوست بنانا چاہتا ہے تو اس کے اندر گریہ و زاری پیدا کر دیتا ہے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا خوف عطا کرے اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں رکھے آمین یارب العالمین۔ بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مورخہ ۷ فروری ۱۹۸۵ء

محمد زبیر چشتی عفی عنہ

اطلاع عام

۱۔ تنظیم دعوتِ الی الخیر غیر سیاسی خالص اسلامی ادارہ ہے جس کے اغراض و مقاصد و قواعد و ضوابط کی تفصیل تنظیم کی اشاعتِ اوّل "دستور العمل" میں درج ہے جسے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ تنظیم کسی قسم کا عوام سے چندہ نہیں کرتی اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے بلکہ جملہ اخراجات اراکینِ تنظیم کے ماہواری یا سالانہ عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

۳۔ جو لوگ اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ باقاعدہ رکن بن کر صدقۂ جاریہ میں شمولیت اختیار فرما سکتے ہیں۔ رکنیت فیس ایک سو روپیہ سالانہ پاکستان کیلئے اور دو سو روپیہ بیرونِ پاکستان کیلئے مقرر ہے۔ البتہ جو لوگ تنظیم کے مرکزی یا علاقائی دفتر کے قرب و جوار میں بستے ہوں وہ ماہانہ صرف دس روپے ادا کرکے رکنیت اختیار کر سکتے ہیں۔

۴۔ دور بسنے والے اصحاب جو شرکت فرمانا چاہیں وہ براہ راست بذریعہ بینک ڈرافٹ یا منی آرڈر اپنے عطیات روانہ کر سکتے ہیں۔ یا تنظیم کے اکاؤنٹ نمبر ۴۲ - ۳۸۹ حبیب بینک لمیٹڈ عثمان آباد برانچ کراچی نمبر ۳ میں جمع کر سکتے ہیں۔

۵۔ تنظیم کی طرف سے وقتاً فوقتاً شائع ہونے والے رسائل و کتب وغیرہ اراکین میں بلا معاوضہ تقسیم کئے جاتے ہیں نیز وہ افراد جو ان رسائل کی رعایتی قیمت بھی ادا کرنے کی سکت نہ رکھتے ہوں انہیں بھی مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔

۶۔ عطیہ رکنیت صدقۂ جاریہ میں شرکت کے طور پر وصول کیا جاتا ہے یہ ہرگز کتب و رسائل کا بدلہ نہیں اس کا مقصد صرف حصولِ رضائے الٰہی ہونا چاہیئے۔

۷۔ ہر خاص و عام کو دعوت دی جاتی ہے کہ تنظیم کے اصلاحی و تبلیغی کتابچے رعایتی قیمت پر زیادہ سے زیادہ مقدار میں حاصل کر کے اپنی برادری یا حلقۂ احباب میں اہلِ محلہ کے افراد میں مفت تقسیم کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ یہ بہترین صدقۂ جاریہ ہے۔ توشۂ آخرت ہے۔ اگر مرحومین کی طرف سے تقسیم کریں تو ایصالِ ثواب کا لاجواب طریقہ ہے اور اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کا سستا اور آسان ذریعہ ہے۔

تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (قرآن)
تعاون کرو نیکی اور پرہیزگاری میں اور مت تعاون کرو گناہ اور زیادتی میں۔

تنظیمِ دعوتِ الی الخیر

اصلاحی و فلاحی، تعلیمی و تبلیغی اور دینی و سماجی

خدمات کا خالص اسلامی ادارہ ہے، جس کا نصب العین حصولِ رضائے الٰہی ہے۔ جو اتحاد بین المسلمین کے جذبے کے ساتھ افراط و تفریط سے بالاتر رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کی حتی المقدور سعی میں مصروف ہے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے تنظیم کے زیرِ اہتمام

بحمدِ اللہ تعالیٰ

۱۔ تعلیم القرآن ۲۔ تعلیم بالغان (اردو) ۳۔ ہفتہ واری مجالس وعظ و نصیحت
۴۔ دارالمطالعے و اسلامی لٹریچر پر مبنی لائبریریوں کا قیام ۵۔ دینی رسائل و کتب نیز سلسلہ وار کتابچوں کی نشر و اشاعت کا کام کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ

اراکین کے بھرپور تعاون سے تنظیم بہت جلد اپنے جملہ اغراض و مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو جائے گی۔

اس کارِ خیر و صدقہ جاریہ میں شمولیت کے لئے مسلمانوں کو دعوتِ عام ہے۔

رابطہ کیلئے پتہ یاد رکھیے

امیر تنظیم دعوتِ الی الخیر آفتاب کلینک عثمان آباد کراچی نمبر ۳ پاکستان
یا مرکزی دفتر کھجور والی محمدی جامع مسجد عثمان آباد کراچی نمبر ۳

نوٹ: یہ مطالعہ کے بعد کتابچہ کسی دوسرے فرد تک پہنچا دیجئے۔ ردی میں نہ پھینکئے ادب ملحوظ رکھئے۔ شکریہ۔

ہدیہ دو روپے

تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (قرآن)
تعاون کرو نیکی اور پرہیزگاری میں اور مت تعاون کرو گناہ اور زیادتی میں۔

تنظیمِ دعوتِ الی الخیر

اصلاحی و فلاحی، تعلیمی و تبلیغی اور دینی و سماجی

خدمات کا خالص اسلامی ادارہ ہے، جس کا نصب العین حصولِ رضائے الٰہی ہے جو تعاون بین المسلمین کے جذبے کے ساتھ افراط و تفریط سے بالاتر رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کی حتی المقدور سعی میں مصروف ہے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے تنظیم کے زیرِ اہتمام

بحمدِ اللہ تعالیٰ

۱۔ تعلیم القرآن ۲۔ تعلیم بالغاں (اردو) ۳۔ ہفتہ واری مجالسِ واعظ و نصیحت ۴۔ دارالمطالعہ و اسلامی لٹریچر پر مبنی لائبریریوں کا قیام ۵۔ دینی رسائل و کتب نیز سلسلہ وار کتابچوں کی نشر و اشاعت کا کام کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

انشاءَ اللہ تعالیٰ

اراکین کے بھرپور تعاون سے تنظیم بہت جلد اپنے جملہ اغراض و مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو جائے گی۔

اس کارِ خیر و صدقہ جاریہ میں شمولیت کے لئے مسلمانوں کو دعوت عام ہے۔

رابطہ کیلئے پتہ یاد رکھے

امیر تنظیم دعوت الی الخیر آفتاب کلینک عثمان آباد کراچی نمبر ۳ پاکستان
یا مرکزی دفتر کھجور والی محمدی جامع مسجد عثمان آباد کراچی نمبر ۳

نوٹ:۔ مطالعہ کے بعد کتابچہ کسی دوسرے فرد تک پہنچا دیجئے۔ ردی میں پھینکنے اور بے ادبی سے محفوظ رکھئے۔ شکریہ۔

ہدیہ دو روپے

رَأسُ الحِکمَةِ مَخَافَةُ اللّٰہ (الحدیث)

اللہ کا خوف سب سے بڑی دانائی ہے۔

سلسلہ اشاعت تنظیم دعوت الی الخیر (7)

خوفِ خدا

مرتبہ

امیرِ تنظیم محمد زبیر چشتی

شعبہ نشر و اشاعت

تنظیم دعوت الی الخیر

کتابچہ کا ہدیہ صدقہ جاریہ میں شمولیت کا ذریعہ ہے، لیکن جسے اسکی بھی توفیق نہ ہو مفت طلب فرمائیں۔